QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

پاکستان میں مسلکی وفرقہ وارانہ شدت پسندی کے اسباب اور اسلامی تعلیمات کی روشنی میں اس کا حل: تجزیاتی مطالعہ

Causes of Sectarian and Religious Extremism in Pakistan and Its Solution in the Light of Islamic Teachings: An Analytical Study

Dost Muhammad
M.Phill Scholar, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK, Punjab, Pakistan.
Dr. Syed Hamid Farooq Bukhari
Head, Department of Islamic Studies, University of Gujrat, Pakistan.
Dr. Muhammad Shahid Habib
Assistant Professor, Islamic Studies, IHA, KFUEIT RYK, Punjab, Pakistan.

Abstract

Sectarian and religious extremism has emerged as a significant challenge for Pakistani society, undermining not only national unity but also distorting the peaceful image of Islam worldwide. Historically, Islamic scholarship has been marked by diversity of opinion among jurists, scholars, and theologians, yet this diversity coexisted with mutual respect and harmony. The politicization of sectarian differences, misuse of religious sentiments for personal and political gain, and irresponsible use of media have turned minor jurisprudential disagreements into deep-rooted hostility and violence. This study analyzes the underlying causes of sectarian extremism in Pakistan and explores Islamic teachings as practical solutions. The Qur'ān guides believers to refer disputes back to Allah and His Messenger, promoting dialogue and understanding over conflict. The Prophet Muḥammad ﷺ emphasized the importance of adhering firmly to the Qur'ān and Sunnah to remain rightly guided. The research highlights that focusing on shared fundamental beliefs, discouraging takfīr (excommunicating fellow Muslims), fostering inter-sect dialogue, and promoting tolerance through education can help bridge divides. By re-embracing the spirit of compassion, scholarly disagreement as intellectual richness rather than division, and prioritizing unity, Pakistani society can counter extremism. Ultimately, the paper argues that real change requires both state-level initiatives and grassroots awareness to build sustainable religious harmony based on the inclusive vision of Islam.

Keywords: *Pakistan, Sectarianism, Extremism, Islamic Teachings, Religious Unity*

تاریخ اسلام اس بات کی شاہد ہے کہ علماء کرام، ائمہ کرام، فقہاء کرام، محدثین اور مفسرین کے درمیان مسائل میں اختلاف ہوتا رہا لیکن اس کے باوجود باہمی محبت، ہم آہنگی، خیر خواہی، اتحاد اور رواداری کا رشتہ قائم رہا۔ تمام مکاتب فکر کے درمیان تحمل و برداشت، محبت اور امن و آشتی کی خاطر ایک دوسرے کا احترام بے حد ضروری ہے۔

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

مملکت خداداد پاکستان میں موجود تمام مذہبی و مسلکی مکاتب فکر کے درمیان اختلافات جہاں دین اسلام کے لیے سوالیہ نشان ہے وہاں پوری دنیا میں مسلمانوں کے اختلافی رویے کی وجہ سے دین اسلام کی ساخت کو بہت متاثر کر رہا ہے۔ عصر حاضر میں پاکستان میں اس وقت اس بات کی شدید ضرورت ہے کہ مذہبی و مسلکی شدت پسندی کے اختلافات کو ختم کیا جائے اور قرآن و سنت کی روشنی میں مسلمانوں کے درمیان اتفاق و اتحاد پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ قرآن پاک میں اللہ تعالی کے ارشاد کا مفہوم ہے -اگر تمہارے درمیان کسی چیز میں جھگڑا پڑ جائے تو تم اسے اللہ اور اس کے رسول کی طرف لوٹاؤ۔

اسی طرح حدیث پاک کا مفہوم ہے - میں تمہارے درمیان دو چیزیں ہیں (قرآن اور حدیث) چھوڑ کر جا رہا ہوں تم ہر گز گمراہ نہیں ہو گے جب تک انہیں مضبوطی کے ساتھ پکڑے رکھو گے، وہ اللہ کی کتاب اور اس کے رسول کی سنت ہے -

مسلکی ہم آہنگی کے اصول :

ان مسالک کے مختصر تعارف سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ عقائد میں تمام مسالک متفق ہیں عبادات اور دیگر اسلامی اصول و قواعد میں جزوی اور فروعی اختلافات ایسے زیادہ نہیں ہیں کہ جنھیں حل نہ کیا جا سکے۔ اب ان اصولوں کو نکات کی صورت میں بیان کیا جا رہا ہے جن پر عمل کر کے ہم فرقہ وارانہ اور مسلکی ہم آہنگی کی بنیادیں مضبوط کر سکتے ہیں۔

قرآن اور سنت :

قرآن اور سنت ہی تمام مسالک کے درمیان ہم آہنگی اور اتحاد و اتفاق کی اصل بنیاد ہے۔ جو تمام مسلمانوں کو امن و محبت کی تعلیم دیتا ہے۔

سورۃ آل عمران میں ارشاد باری تعالی ہے:

" واعتصمو بحبل الله جميعا ولا تفرقوا " 1

" اور سب مل کر اللہ کی ہدایت کی رسی کو مضبوط پکڑے رہنا اور فرقے فرقے نہ ہو جانا۔ "

اوپر بیان کی گئی آیت مبارکہ میں اللہ کی رسی کو مضبوطی سے پکڑے رہنے کا مطلب یہ ہے کہ قرآن اور سنت کو مضبوطی سے پکڑ لینا ۔ جس طرح رسی کو مضبوطی سے پکڑ لینا اوپر سے گرنے سے بچاتا ہے بالکل اسی طرح نیچے سے اوپر پہنچنے کا وسیلہ بھی ہوتا ہے۔ اسی طرح قرآن کریم اور شریعت کو مضبوط پکڑنا بندہ کو خدا تک پہنچاتا ہے اور دوزخ میں گرنے سے بچاتا ہے۔ اس عقیدے پر تمام اسلامی مکاتب فکر اور مسلک میں اتفاق پایا جاتا ہے۔ قرآن و سنت کی ان اعلی تعلیمات پر عمل کر کے خلوص نیت کے ساتھ شدت

1سورۃ آل عمران : 103 ۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

پسندی اور تفرقہ بازی کی آگ سے بچا جا سکتا ہے اور محبت و امن اور اتحاد و اتفاق کے پیغام کو عام عام کر کے مسلکی منافرت سے بچا جا سکتا ہے۔

اعتدال کی راہ اختیار کرنا:

آخری نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی وسلم کی آخری امت کو امت وسط کا لقب اس لیے عطا کیا گیا ہے کہ وہ ایسے نظام زندگی کی حامل ہے جو میانہ روی پر مشتمل ہے اور شریعت کی راہ پر چل رہی ہے۔ تمام امتوں میں بہترین امت کہلانے کا حق اسی خاصیت کی بنا پر اسے حاصل ہوا ہے کیونکہ یہ امت افراط و تفریط سے پاک صاف ہے۔ میانہ روی اور اعتدال پر ہونے کی اس خوبی کو قرآن پاک میں ان الفاظ میں بیان کیا گیا ہے۔ ارشاد ربانی ہے:

" وکذالک جعلناکم امۃ وسطا "2

" اور اسی طرح ہم نے تم کو امتِ معتدل بنایا ہے۔ "

امت معتدل سے مراد یعنی ایسی امت جو ہر لحاظ سے معتدل اور متوازن ہو۔ میانہ روی پر چلنے والی ہو۔ اسلامی عقائد اور اخلاقیات اور عملی زندگی میں دونوں قسم کی اخلاقی خوبیوں کی مالک ہو۔ یہ اعلی وصف صرف امت مسلمہ کو ہی حاصل ہے۔ ایک مسلمان ہونے کے ناطے ہمیں تحمل بردباری، صبر و استقامت، بلند اوصاف، اعلیٰ اقدار اور برداشت کا درس عام کرتے ہوئے باہمی منافرت سے دور رہنے کی تاکید کرنی چاہیے۔ ایک اور جگہ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

" ان کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنہون عن المنکر "3

" تم بہترین امت ہو جسے لوگوں کی ہدایت کے لیے میدان میں لایا گیا ہے کہ تم نیک کام کرنے کو کہتے اور برے کاموں سے روکتے ہو۔ "

دین میں غلو سے اجتناب کرنا:

آقائے نامدار حضرت محمد مصطفی صلی اللہ تعالی علیہ وآلہ وسلم نے خطبہ حجۃ الوداع کے موقع پر ارشاد فرمایا:

" یاایھاالناس و ایاکم والغلو فی الدین، فإنه اهلک من کان قبلکم الغلو فی الدین "4

" اے لوگو! دین میں غلو سے بچو بے شک تم سے پہلے کی (قومیں) دین میں غلو کی وجہ سے ہلاک ہوئیں۔ "

---

2 سورۃ البقرہ: 143 ۔

3 سورۃ البقرہ: 110۔

4 ابو عبد اللہ محمد بن یزید ابن ماجه ،السنن ابن ماجه، حدیث: ۳۰۲۹، دار احیاء الکتب العربیه ،۲:۱۰۰۸۔

اسلام میں فرقہ وارانہ تشدد کی بنیادی وجہ ہی غلو ہے۔ اس کے نقصان دہ اثرات سے بچنے کا ایک ہی حل اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے۔ اس لیے ہمیں چاہیے کہ ہم زندگی کے ہر معاملے کو اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم میں ڈھال کر خود کو ان کے نقصانات سے بچائیں اور فلاح دارین حاصل کریں۔

اختلافی اسباب سے دوری:

علمائے امت کو امت کے مزاج کا صحیح ادراک تھا اس لیے وہ دین کے اصول، بنیاد اور اساس کو جانتے تھے۔ علماء امت نے ہمیشہ دین کی اشاعت کے لئے تفقہ کیا۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان عالیشان ہے:

" علموا، ویسروا ،ولا تعسروا ،واذا غضب احدکم فلیسکت " 5

" لوگوں کو علم سکھاؤ، آسانیاں پیدا کرو، مشکلات پیدا نہ کرو اور جب تم میں سے کسی کو غصہ آئے تو اسے سکوت اختیار کر لینا چاہیے ۔ "

علماء وصلحاء امت کا طریقہ امت مسلمہ کو ہمیشہ شر سے بچانا ہوتا تھا۔ سلف صالحین ہمیشہ ڈرتے ڈرتے ایک دوسرے سے اختلاف کرتے تھے اور انہیں یہ بھی ڈر رہتا کہ اس سے کہیں امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی پیدا نہ ہو جائے۔ حج کے زمانہ میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ جب مکہ مکرمہ میں تشریف لائے تو مقام منیٰ میں قصر نماز نہ پڑھی۔ چار رکعتیں پڑھیں۔ حالانکہ باہر سے آنے والے مسافر دو رکعتیں پڑھتے تھے۔ عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بھی ان پر اعتراض کیا لیکن خود بھی چار رکعتیں ادا کیں ۔ ایسا دیکھ کر لوگوں نے ان سے سوال کیا؟ تم نے حضرت عثمان پر اعتراض کیا اور خود بھی چار رکعتیں پڑھیں؟ حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا:

(الخلاف شر) 6

مخالفت بری بات ہے۔

---

5 احمد بن محمد بن حنبل، المسند، مسند عبداللہ بن عباس ،حدیث نمبر٢١٣٦۔

6 سلیمان بن اشعث ابو داؤدسجستانی، السنن(ریاض:داراسلام،1427ھ) ۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

اختلاف کے باوجود برداشت کرنا:

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے کبھی ایک رائے پر ضد اور دوسری رائے کے بارے میں اصرار کا رویہ نہیں رکھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کا فروعی مسائل میں طرز عمل ضد وعناد والانہ تھا۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے فروعی اختلاف کو کبھی زیادہ اہمیت نہیں دی۔

سلف نے دونوں طرح عمل کیا اور دونوں فعل ان میں مشہور تھے۔ بعض سلف نماز جنازہ میں قرات کرتے تھے اور بعض نہیں کرتے تھے، کبھی بسم اللہ نماز میں اونچی پڑھ لیتے تھے اور کبھی آہستہ، کبھی افتتاح والی دعا پڑھتے تھے اور کبھی نہیں، کبھی رکوع کو جاتے اور رکوع سے اٹھتے اور تیسری رکعت شروع کرتے وقت رفع یدین کر لیا اور کبھی تینوں موقعوں پر نہ کیا۔ نماز پوری ہونے پر کبھی دونوں طرف سلام پھیر لیتے اور کبھی ایک طرف، کبھی اماموں کے پیچھے قرات (فاتحہ اور سورت) کر لیتے اور کبھی نہ کرتے۔ نماز جنازہ پر کبھی سات تکبیریں کہتے، کبھی پانچ، کبھی چار۔ سلف ان میں سے ہر طریقہ پر عمل کرنے والے تھے اور یہ سب اقسام عمل صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین سے ثابت ہیں۔

سلف صالحین اور فقہاء کرام نے فروعی اور فقہی اختلافات میں اعتدال کی راہ پر عمل اپنایا۔ ان کی روشن تعلیمات اعتدال اور میانہ روی کا سبق دیتے ہیں۔ ان کے علاوہ صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین و تابعین رحمۃ اللہ علیہم اجمعین اور اسلاف امت کی تعلیمات میں بے شمار واقعات ملتے ہیں کہ انہوں نے اختلافات ہونے کے باوجود وسعت قلبی اور اعلیٰ ظرفی کا مظاہرہ کیا۔ کیونکہ انہیں اس حقیقت کا ادراک تھا کہ امت مسلمہ کو اتحاد بین المسلمین کی ضرورت ہے۔

عقیدہ توحید پر کامل عمل:

تفرقہ بازی دین کی اصل نہیں ہے۔ بلکہ دین کی اصل وحدت، جماعت یعنی اجتماعیت اور امت ہے، اسی کی طرف قرآن دعوت دیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کا ارشاد پاک ہے:

" ان هذه امتكم امته واحدته و انا ربكم فاعبدون " 7

" یہ تمہاری امت حقیقت میں ایک ہی امت ہے اور میں تمہارا رب ہو، پس تم میری عبادت کرو۔ "

---

7 سورة الانبياء: 92۔

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

امت مسلمہ کے مختلف فرقوں کو عقائد و اعمال کے مشترک پہلوؤں کو بیان کرتے ہوئے مسلکی ہم آہنگی کی فضاء کو قائم کرنے کے لیے کردار ادا کرنا چاہیے۔ دین اسلام کی اتنی واضح تعلیمات کے ہوتے ہوئے قرآن و سنت کے ماننے والوں کو جس طرح تفرقہ بازی اور شدت پسندی کا سامنا کرنا پڑرہا ہے بہت افسوس ناک ہے۔

مسالک کی شدت پسندی کے سدباب کے لئے مشترکات سے استفادہ کی ضرورت واہمیت:

تمام مسالک فکر دین کے بنیادی عقائد توحید، رسالت، الہامی کتب، فرشتوں اور آخرت پر ایمان رکھتے ہیں۔ یہ تمام عقائد اسلام کے بنیادی عقائد ہیں جو انسان کی تعلیم و تربیت کرتے رہتے ہیں اور ان سے انسان اصلاح حاصل کرتا ہے۔ یہ عقائد انسان کو اس کائنات میں اپنا صحیح مقام و مرتبہ یاد دلاتے رہتے ہیں کہ وہ اس دنیا میں اللہ تعالی کے نائب کی حیثیت سے آیا ہے جس کا ہر کام اپنے خالق کائنات کی خوشنودی کے لیے ہونا چاہیے۔ یہی نظریات و تعلیمات بین الاقوامی سطح پر افراد کو ایک دوسرے کے نزدیک لانے میں معاون و مددگار ہوتے ہیں۔

بنیادی عقائد پر ایمان لانے کے بعد قرآن و سنت کے پیش کردہ فرمودات کے مطابق زندگی گزارنے کی تاکید کی گئی ہے۔ ضروریات دین ان بنیادی اعتقادات کو کہتے ہیں، جن کا علم ہمیں کلی طور پر ہو، وہ ضروریات دین میں شامل ہیں۔ ان ضروریات دین میں سے کسی کا بھی انکار کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا، پھر بے شک وہ زندگی بھر عبادت کے لیے سر سجدے میں رکھے ہوئے کیوں نہ ہو۔ مولانا اللہ یار خان "ضروریات دین" کے زیر عنوان یوں لکھتے ہیں:

" تمام ضروریات دین کا ماننا ایمان ہے اور ان میں سے بعض کا یا کسی ایک کا انکار کرنا کفر ہے۔ توحید باری تعالیٰ، توحید صفاتی، نبوت، قیامت، نشر، حشر، حساب و کتاب، وزنِ اعمال، میزان، پل صراط، جنت دوزخ، نعمائے جنت، عذابِ دوزخ، کراماً کاتبین کا سوال و جواب، قبر میں عذاب و ثواب، قبر، حوضِ کوثر۔ ان کے علاوہ حلال و حرام کے سلسلے میں سود حرام ہے، زنا، قتل، شراب اور خنزیر حرام ہے۔ ارکان اسلام نماز، روزہ، حج، زکوۃ سب ضروریاتِ دین ہیں ان کا ثبوت متواتر ہے "۔[8]

ان مندرجہ بالا امور میں تمام مسلک کے علماء کرام متفق نظر آتے ہیں۔ اس لئے ہمارا فرض ہے کہ دین اسلام کی صاف و شفاف چادر پر جو چند ہیں انہیں رد کرتے ہوئے اس کے بے داغ حصے کو زیادہ اہمیت دیں۔ امت مسلمہ میں چند امور میں اختلافات ہیں ۔ جن میں زیادہ فروعی اور نظریاتی اختلافات ہیں۔ ان چند فقہی اختلافات کی حقیقت اور پس منظر کو سمجھنے کے لئے چند امور کا علم ہونا ضروری ہے۔ دین اسلام کی شکل میں احکام شریعت کا جو مجموعہ مسلمانوں کو دیا گیا ہے یہ دو حصوں پر مشتمل ہے، ایک حصہ

---

8 اللہ یار خان، عقاءدو کمالات علمائے دیوبند(منارہ:ادارہ نقشبندیہ اویسیہ دار العرفان، منارہ، 1999-

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

ایسے منصوص احکام کا ہے جنہیں قرآن یا احادیث میں ان کی جزئیات کی تفصیل کے ساتھ پیش کر دیا گیا ہے! جیسے میراث کے احکام، محرمات خواتین جن سے نکاح نہیں ہو سکتا ہے، قتل و قصاص کے بعض احکام وغیرہ شامل ہیں۔ دوسرا حصہ ان احکام پر مشتمل ہے جن میں صرف اصولی ہدایات بیان کی گئی ہیں۔ یہ حصہ بہت وسیع اور یہی حصہ فکر و فہم والا ہے۔ تمام مسالک اور فرقوں کا بنیادی عقائد میں کوئی اختلاف نہیں۔ بلکہ فروعی اختلاف کار فقہی بنیادوں پر ہے۔

مندرجہ بالا کی حقائق سے یہ بات واضح ہوتی ہے کہ قرآن و سنت کی بنیادی اور اصولی تعلیمات بالکل دوٹوک اور واضح ہیں۔ جن میں کسی بھی طرح کی پیچیدگی اور کمی نہیں پائی جاتی۔ ان میں توحید و رسالت کا اقرار، عقائد اور آخرت کے امور سے متعلق چیزیں اور وہ بنیادی اصول شامل ہیں جو قطعی نصوص سے ثابت ہیں۔ ان امور سے انکار انسان کو اسلام کے دائرے سے خارج کر کے کفر و شر کی حدود میں داخل کر دیتا ہے ایسے احکام منصوص احکام کہلاتے ہیں۔ دوسرے احکامات وہ ہیں جو شریعت کی جزوی تفصیلات اور فقہاء کرام کی تحقیقات و تعلیمات سے تعلق رکھتے ہیں، دین کی اصطلاح میں "امور مجتہد فیہا" کہا جاتا ہے، ایسے احکام غیر منصوص احکام کہلاتے ہیں۔ اگر بغور جائزہ کیا جائے تو امور عملی میں فروعی اختلافات ہوتے ہوئے بھی اکثر امور میں امت مسلمہ کے درمیان اتفاق رائے پایا جاتا ہے۔ یہ اتفاق معاشرتی معاملات میں بہت زیادہ نمایاں ہے۔ مثلاً سود، شراب اور زنا کی حرمت پر سب کا اتفاق ہے۔ عبادی امور میں بھی نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ کے وجوب ہونے پر سب کا اتفاق ہے۔ عقائد کے امور میں بھی سب کا اتفاق ہے۔ سب سے بڑھ کر یہ کہ قرآن حکیم پر بھی سب امت کا اتفاق ہے۔ کعبہ اللہ کا سب ہی احترام کرتے ہیں اور طواف کرتے ہیں۔ پھر اختلافی امور پر ہی بات کیوں کرتے ہیں۔

سورہ النساء میں اللہ تعالی کا ارشاد ہے:

" فان تنازعتم فی شیءٍ فردوہ الی اللہ والرسول " 9

" پھر اگر کسی بات میں تم میں اختلاف واقع ہو اللہ اور اس کے رسول کے حکم کی طرف رجوع کرو۔ "

حضرت انس رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"من صلی صلاتنا واستقبل قبلتنا، واکل ذبیحتنا فذالک المسلم الذی له ذمةالله وذمته رسوله فلا تخفروالله فيى ذمتهِ "10

9 سورة النساء:59 ۔

10 بخاری،الجامع الصحیح،ابواب القبله،باب فضل استقبال القبلة،حدیث:391،1:87-

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

"یعنی جس نے ہماری نماز پڑھی اور ہمارے قبلے کی طرف رخ کیا اور ہمارا ذبیحہ کھایا تو وہ مسلمان ہے، جس کے لئے اللہ اور اس کے رسول کا ذمہ ہے تو تم اللہ کے ذمے میں خیانت نہ کرو۔"

دین اسلام کی استقامت کے لئے باہم معاملات کی درستگی کے لیے اتحاد و اتفاق ضروری ہے۔ اگر اسلام کی تعلیمات امن و محبت اور تحمل و بردباری پر عمل نہ ہوا تو ہم اپنے دشمنوں کے لیے تر نوالہ بن سکتے ہیں۔ یہ عصر حاضر کی آواز ہے کہ مسلمان اس نازک صورتحال کا غور و فکر کرتے ہوئے احساس و ادراک کو غور و فکر کرتے ہوئے فقہی و فروعی اختلافات کو تحمل اور برداشت کرے تاکہ ایک پرامن وسکون والا معاشرہ قائم ہو سکے۔ جب تمام ایمانیات عبادات کی ادائیگی میں یکسوئی ہے تو پھر اختلاف کس بات کا؟ اس ساری بحث کا حاصل تمسک بالقرآن و سنت ہے۔

یہ ایک ناقابل تردید حقیقت ہے کہ تمام اسلامی فرقوں کے درمیان بنیادی واعتقادی قدریں سب مشترک ہیں۔ اسلامی عقائد کا سارا نظام انہی مستقل بنیادوں یعنی توحید، رسالت، ختم نبوت، آخرت، قرآن اور وحدت کعبہ پر کھڑا ہے۔ مسلمانوں کی نہ صرف عقائد و اعمال کی ساری بنیادی مشترک ہیں بلکہ ارکان اسلام نماز، روزہ، زکوۃ اور حج وغیرہ قواعد اصولیہ میں فقہاء کا اختلاف اور فقہی مسائل پر اس کا اثر بھی مشترک ہیں۔ اگر کہیں اختلاف ہے تو وہ فروعی ہے۔ جس کو نظر انداز کر کے متحد ہونا ممکن بلکہ بڑا آسان ہے۔

دین کے اہم مشترکہ اہداف درج ذیل میں پیش کئے جاتے ہیں:

۱۔ دعوت دین۔

۲۔ توحید کے کلمہ کو بلند کرنا۔

۳۔ دشمنوں کی سازشوں کی نفی کرنا۔

الغرض مسالک کے درمیان ہم آہنگی کی ابتدا تنوع کو سمجھنا اور اس کا احترام ہے۔ الزام تراشی کی ثقافت نے امت مسلمہ کو مسلکی شدت پسندی کی جنگ میں دھکیل دیا ہے۔ سوچ و فکر کی بجائے گالی اور گولی کی زبان نے تنوع کی نفی کا عملی ثبوت پیش کیا ہے۔ اگر ہم ایک پرامن وسکون اور خوشحال پاکستان بنانا چاہتے ہیں تو تنوع میں جینے کے درس کو عام کر کے معاشرے کے امن کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

نتائج واقدامات:

عصرِ حاضر میں خوش آئند بات یہ ہے کہ پاکستان میں ملی وحدت اور باہمی یکجہتی کی ضرورت کا ادراک کرتے ہوئے عملی اقدامات کئے جارہے ہیں۔ عصری تعلیمی اداروں اور دینی مدارس کے نصاب میں باہمی رواداری اور قومی اہداف کو حاصل کرنے کے لیے قومی کونسل کی "نصاب کمیٹی" نے کام شروع کر دیا ہے۔ نصابِ تعلیم میں اصلاحات کے لیے تمام مکاتب فکر کے علماء کرام اور مشائخ عظام کا اعتماد خوش آئند ہے۔

مسلکی ہم آہنگی، مشترکات مسالک سے بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے کئی قسم کے مسائل درپیش ہیں۔ ان درپیش مسائل سے اگر درج ذیل عناصر اپنا بہتر کلیدی کردار ادا کریں تو ان مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔

ا۔ علماء مشائخ کا کردار۔

۲۔ قومی نصاب سازی کا کردار۔

۳۔ میڈیا کا کردار۔

۴۔ عدم برداشت کے کلچر کا خاتمہ۔

۵۔ مسلکی ہم آہنگی اور مشترکات کے فروغ کے لیے حکومت کا کردار۔

اسلام ایک کامل دین ہے۔ یہ دین مکمل ضابطہ حیات ہے۔ رسالت سے مراد ہی پیغام ہے۔ پیغام کا ابلاغ مکالمے کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہی وسلم کی تشریف آوری کے بعد رسالت کا دروازہ بند ہو چکا ہے۔ اس لیے اب تمام تر ذمہ داری علماء و مشائخ، میڈیا اور حکومتی اقدامات پر عائد ہوتی ہے ذاتی مفادات سے بالاتر ہو کر حالات حاضرہ کے چیلنجز کا مقابلہ کر کے مکالمے کے آفاقی پیغام کو سمجھیں، مکالمہ اسوائے حسنہ ہے۔

علامہ محمد اقبال رحمتہ اللہ علیہ اور مولانا جلال الدین رومی رحمتہ اللہ علیہ جیسے عظیم مفکرین مکالمہ کے داعی تھے۔ تمام مسلمان ایک امت ہیں۔ آخری امت ہونے کے ناطے کی وجہ سے مسلمانوں پر کی ذمہ داریاں لاگو ہوتی ہیں، جن میں سب سے پہلی اور بڑی ذمہ داری امت کا اتحاد و اتفاق اور اختلافات سے بچنا ہے۔ امت کے علمائے کرام ومشائخ عظام کا یہ فرض ہے کہ وہ مشترکات کو عام کریں اور ہم آہنگی کی بنیادیں جو دین کی اساس ہیں جن عقائد پر ایمان لانے کے بعد ہی ہم اسلام میں شامل ہوتے ہیں اس کی فہم و فکر کو فروغ دیں۔

QUALITATIVE RESEARCH JOURNAL FOR SOCIAL STUDIES

ISSN Online: 3006-4686, ISSN Print: 3006-4678
Volume No: 02 Issue No: 01 (2025)

مملکت خداداد پاکستان میں بین المسالک ہم آہنگی کے فروغ کے لیے یکساں نصاب تعلیم کی ضرورت سے انکار نہیں ہو سکتا۔ پاکستان میں یکساں نظام تعلیم کے فروغ کے لئے ملک کے تمام دینی وسیکولر طبقے کو اعتدال کی راہ اختیار کرنی پڑے گی۔اب عصر حاضر کا تقاضا ہے کہ ہم نئے نظام تعلیم کو نافذ العمل کریں جو دونوں نظام ہائے تعلیم کا جامع ہو۔ان کی بہتر اور مفید چیزیں استعمال کی جائیں اور ناکارہ اور بے کار اجزاء کو ترک کر دیا جائے۔عصر حاضر میں نئے نصاب تعلیم کی بنیاد قرآن وسنت کی روشنی میں مرتب کی جائے۔اخلاقی اوصاف کے مالک معلمین ومبلغین کو یہ عظیم ذمہ داری سونپی جائے کے وہ بین المسالک رواداری، تحمل وبرداشت اور امن محبت کا درس دے کر پاکستان میں مسلکی شدت پسندی کا خاتمہ کر کے تمام مسلمانوں کو اتحاد واتفاق کی لڑی میں پرو دیں۔

الغرض پاکستان میں مسلکی شدت پسندی کے خاتمے کے لیے تمام مکاتب فکر ومسالک کہ مشترکات کا شعور و آگاہی دلا کر محبت اور رواداری کا معاشرہ استوار کیا جا سکتا ہے۔عصر حاضر کے پاکستانی معاشرے میں انتشار اور اختلاف کی بنیادی وجہ کم علمی، دین کے احکامات سے دوری، جہالت، عدم برداشت اور اسلامی تعلیمات سے عدم واقفیت کا پیش خیمہ ہے۔اس لیے علماء کرام مشائخ عظام وعظ ونصیحت سے کام لینا چاہیے۔بچوں کے تعلیمی نصاب میں مسلکی ہم آہنگی اور تفرقہ بازی کے نقصانات سے آگاہ کرنا چاہیے ۔میڈیا کو خصوصی طور پر اپنا مثبت کردار ادا کرنا چاہیے۔قرآن وسنت کی تعلیمات محبت ورواداری کا سبق دیتی ہیں۔ہمیں انتشار و اختلاف کی مذمت کرتے ہوئے امت مسلمہ کے وسیع تر مفاد کے لیے اتحاد ویگانگت اور مسالک کے مشترکات کو زیادہ سے زیادہ فروغ دینا چاہیے تاکہ امت واحدہ کو مزید گروہ بندی اور تقسیم سے بچا سکیں۔

خلاصہ بحث

پاکستان میں فرقہ وارانہ شدت پسندی نہ صرف معاشرتی ہم آہنگی کو متاثر کر رہی ہے بلکہ دین اسلام کی پر امن تعلیمات کو بھی مسخ کر رہی ہے۔اسلامی تاریخ سے ثابت ہے کہ فقہی وعلمی اختلاف کے باوجود ہمیشہ محبت، رواداری اور اتحاد کو فوقیت دی گئی۔اس تجزیاتی مطالعے سے یہ حقیقت سامنے آئی کہ مسالک کے درمیان بنیادی عقائد میں اتفاق موجود ہے، جبکہ اختلافات زیادہ تر فروعی اور اجتہادی نوعیت کے ہیں۔اسلامی تعلیمات کی روشنی میں ان مسائل کا حل قرآن وسنت کی طرف رجوع، تکفیر سے گریز، بین المسالک مکالمے کے فروغ، اور مشترکہ اقدار کو اجاگر کرنے میں ہے۔اگر ہم اپنے معاشرے میں برداشت، علمی گفتگو اور مثبت رویوں کو عام کریں تو پاکستان میں شدت پسندی کی جگہ امن، ہم آہنگی اور بھائی چارے کی فضا پیدا کی جا سکتی ہے، جو اصل اسلامی پیغام کا عکاس ہے۔